بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۲۰ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ؛ ۱۵ نبوت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۵ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۶۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج قیام فرما ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرتِ اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

میرے صدق کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ خدا میری دعاؤں کو قبول کرتا ہے

اُس نے اکثر میرا رونا سُنا اور جب میں اُس کے سامنے گرا اُس نے مجھے اونچا کیا

ولایت کی حقیقت یہی ہے کہ ایسا قرب حاصل ہو جو اوروں کی نسبت بہت دعائیں قبول ہوں

"ایک عارف اور کامل انسان ..... جب ..... درد مند ہو کر آستانۂ الٰہی پر گرتا ہے اور ہر یک طرف سے منقطع ہو کر اس موافقت اور مصادقت کو جو اس کے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے ایک تازہ اور نیا جوش دیتا ہے اور دردناک روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد کے لئے التجا کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ اس کی سنتا ہے اور اسے تودد اور محبت کے ساتھ جواب دیتا ہے اور اس پر رحم کرتا ہے اور اس کی دعاؤں کو اکثر قبول فرما لیتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۲۴۱)

"یاد رکھنا چاہیئے کہ ..... خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے یہ ایک بڑا بھاری فضل ہوتا ہے جو اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کی درخواستیں گو کیسے ہی مشکل کاموں کے متعلق ہوں اکثر بہ پایۂ اجابت پہنچتی ہیں اور دراصل ولایت کی حقیقت یہی ہے جو ایسا قرب اور وجاہت حاصل ہو جائے جو بہ نسبت اوروں کے بہت دعائیں قبول ہوں۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۲۴۲)

"اور میرے صدق کی علامات میں سے یہ ہے کہ وہ میری دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور میری حاجتوں کو پورا کرتا ہے اور میرے افعال اور کلمات میں برکت رکھ دیتا ہے اور میرے دوست کا دوست ہوتا ہے اور میرے دشمن کا دشمن اور ظاہر کرتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور اس نے اکثر میرا رونا سنا۔ اور جب میں اس کے سامنے گرا اس نے مجھے اونچا کیا اور میری اتنی دعائیں قبول کیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا اور مجھ پر اپنی کامل رحمت دنیا اور آخرت میں کی اور مجھے ان میں سے بنایا جو مدد دیئے جاتے ہیں ..... پس میری روح اس کے راستے میں فدا ہے۔ وہ میرا دل ہے دنیا میں اور آخرت میں۔ مجھے کبھی پیاس اور تکلیف اور بھوک نہیں پہنچی مگر یہ کہ وہ میری مدد کے لئے آیا اور میں اس کی پے در پے نعمتیں دیکھتا ہوں ان لوگوں کی طرح جو تھکتے نہیں۔"

(ترجمہ از عربی۔ روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۴۸۳-۴۸۴)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی

تشویشناک علالت

اور خصوصی درخواستِ دعا

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی صحت تشویشناک طور پر خراب ہو گئی ہے بدھ ۱۴ نومبر کے روز انہیں خون دیا گیا آج جمعرات کے روز بھی خون دیا جائے گا حضرت چوہدری صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں وہ لاہور میں اپنے داماد محترم چوہدری حمید نصر اللہ خانصاحب کے ہاں مقیم ہیں اور اعلیٰ ترین ڈاکٹر ان کا علاج کر رہے ہیں۔ احباب کرام خصوصیت سے حضرت چوہدری صاحب کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے اور حضرت چوہدری صاحب کو معجزانہ طور پر صحت عطا فرمائے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور فعال اور نافع الناس زندگی عطا فرمائے آمین

خصوصی درخواستِ دعا

مکرم و محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ کی بائیں آنکھ کا موتیا بند کا آپریشن راولپنڈی میں ۱۷ نومبر کو ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب فرما دے۔ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور بینائی پوری طرح بحال فرما دے اور صحت و عافیت کے ساتھ واپسی ہو۔ آمین۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ صفر ۱۴۰۵ھ
۱۵ نبوت ۱۳۶۳ ہش

سب سے بڑا انعام اور اُس کے حصول کا طریق

سب سے بڑا انعام جو اللہ تعالےٰ اپنے حقیقی بندوں کو عطا کرتا ہے وہ یہی ہے کہ وہ انہیں اپنی رضا سے نوازتا ہے۔ یعنی انہیں یہ تسلی دیتا ہے کہ وہ ان سے راضی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے اس سب سے بڑے انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۷۲)

اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے اس کا ملنا بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

لیکن اللہ تعالےٰ یہ سب سے بڑا انعام اپنے اُن بندوں کو ہی دیتا ہے جو اُس کی قضا و قدر پر راضی ہو جاتے ہیں۔ وہ کمال درجہ اخلاص اور وفاداری کے ساتھ اُس کا ایک ایک حکم بجا لاتے ہیں اور جس حال میں بھی وہ انہیں رکھے اُس پر راضی رہتے ہیں۔ یعنی اگر کوئی تنگی یا تکلیف انہیں پہنچے تو حرف شکایت زبان پر لائے بغیر اسے کمال درجہ صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کر کے اپنے صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا اپنے عمل سے ثبوت دیتے ہیں۔ وہ ہمہ تن خدا کے ہو کر اُسی کے لئے زندگی گزارتے ہیں اور جس حال میں بھی وہ رکھے اسی میں مگن رہتے ہوئے اُس کا شکر بجا لاتے ہیں۔

اب چونکہ اللہ تعالےٰ اپنے اُن بندوں کو ہی رضا سے نوازتا ہے جو اُس سے راضی ہو جاتے ہیں اور اُس کی راہ میں اپنا سب کچھ حتیٰ کہ جان تک قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ اپنے پروردگار کی رضا کے جویاں ہوتے ہیں وہ انہیں ضرور آزماتا اور ان کا امتحان لیتا ہے۔ وہ ان پر تنگیاں اور سختیاں بھی لاتا ہے اور ان سے اپنی راہ میں ہر قسم کی قربانیوں کا مطالبہ بھی کرتا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ وہ کمال درجہ صبر و استقلال سے اس کی راہ میں مصیبتیں اٹھانے میں لذت محسوس کرتے ہیں اور بڑی سے بڑی مصیبت وارد ہونے پر بھی ان کے پائے استقامت میں کوئی لغزش نہیں آتی بلکہ وہ اور زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ اس کی راہ میں قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں تو وہ انہیں سب سے بڑے انعام یعنی رضائے الٰہی سے نوازتا ہے۔ اس طرح ایسا ہر نفس مطمئنہ اس کی اس بشارت کا مصداق بن جاتا ہے کہ:۔

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

(الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

یعنی اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ (اس حال میں کہ تو اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔ پھر (تیرا رب تجھے کہتا ہے کہ) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا اور (آ) میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

بہرحال رضائے الٰہی کے سب سے بڑے انعام سے سرفراز ہونے کے لئے امتحانوں اور آزمائشوں میں سے گزرنا اور ان میں پورا اترنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر یہ انعام نہیں ملتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے:۔

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے، مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی و جانی آرام بھی ہوں، کوئی ابتلاء بھی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ بلہ ہے۔ وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے اگر وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ پر دیکھو کیسا نازک ابتلاء آیا تھا اور پھر اس کے سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا..... یاد رکھو انبیاء کا دوسرا نام اہل بلاء و ابتلاء بھی ہے۔ ابتلاؤں سے کوئی نبی بھی خالی نہیں رہا..... یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقدس لوگ گزرے ہیں ان کے بڑے بڑے امتحان ہوئے ہیں۔ اور جو پہلوں کا حال ہے وہ آنے والوں کے لئے ایک سبق ہے۔

یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہوں اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بن جائے یہ تو ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے گزر جانا بلکہ اس سے بھی ناممکن جب تک ابتلاؤں اور امتحانوں میں انسان پورا نہ اترے کچھ نہیں بنتا۔"

(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اس امر کا ثبوت کہ رضاء الٰہی کا سب سے بڑا انعام ابتلاؤں اور آزمائشوں میں پورا اترنے کے بعد ملتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں ملتا ہے۔ ان قدسی صفات ہستیوں کو ایمان لانے کے بعد ہر طرح سے آزمایا گیا۔ پہلے مکہ میں انہیں قریش مکہ کے ہاتھوں انسانیت سوز مظالم کا تختہ مشق بننا پڑا انہوں نے ان سب مظالم کو کمال درجہ صبر و استقامت سے برداشت کیا حتیٰ کہ ان کے پائے ثبات میں خفیف سی لغزش تک نہ آئی۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد جب قریش مکہ نے بار بار حملہ آور ہو کر ان کی ہستی کو کالعدم کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ کے دین کی بقا کی خاطر انہوں نے کمال بشاشت سے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور دیوانہ وار جانیں نچھاور کر کے یہ ثابت کر دکھایا کہ وہ صحیح معنوں میں مستقیم الحال ہیں جو ابتلاء بھی انہیں پیش آیا۔ اس کے نتیجہ میں ان کا ایمان بڑھتا اور پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان کی اس استقامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۫ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝

(الاحزاب آیات ۲۳-۲۴)

جب مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا اور ان کو اس بات نے ایمان اور اطاعت میں اور بڑھایا (کمزور نہیں کیا) ان مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا سچا کر دیا۔ پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دکھایا (یعنی لڑتے لڑتے مارے گئے) اور ان میں بعض ایسے ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے ارادے میں کوئی تزلزل نہیں آنے دیا۔

ابتلاؤں میں نہایت شان سے پورا اترنے سے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کا یہی وہ عدیم النظیر نمونہ تھا جس سے خوش ہو کر اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے سب سے بڑے انعام رضائے الٰہی سے سرفراز کیا اور ان کا ذکر کرتے ہوئے اپنے کلام پاک میں فرمایا:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوموں کو زندہ رکھنے کا ایک ذریعہ

تربیتِ اولاد

مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب
رکن شعبہ زود نویسی - ربوہ

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ

(الاسراء آیت ۳۲)

ترجمہ: اور تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو انہیں (بھی) ہم ہی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی (ہم ہی دیتے ہیں)

دنیا میں ہر چیز کا وجود ہر نسل کی بقا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک قائم مقام پیدا نہ ہوں۔ اگر انسانوں میں سلسلہ بقا نہ ہو یعنی انسان اپنی اولاد کو قائم مقام نہ چھوڑیں تو نسلِ انسانی اس دنیا سے ناپید ہو جائے۔ بقا کا یہ سلسلہ نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانات اور نباتات میں بھی ملتا ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی شخص اگرچہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے پھر بھی اپنی طبعی عمر پانے کے بعد اس جہانِ فانی سے رخصت ہو جاتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس کے بالمقابل اگر ایک قوم دیر تک زندہ رہنا چاہے تو وہ اپنی آئندہ نسل کی اچھی تربیت کے نتیجہ میں ہمیشہ زندہ رہ سکتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کے نتیجہ میں مکہ کے اُجڈ اور بدو آسمان کے ستاروں تک جا پہنچے۔ آپ نے انہیں زمین کی گہرائیوں سے اٹھا کر اوجِ ثریا تک پہنچا دیا آپ کے ایک عاشقِ صادق یوں فرماتے ہیں:-

صادفتھم قوماً کروثِ ذلۃً
فجعلتھم کسبیکۃ العقیان

آسمان کی ان رفعتوں اور بلندیوں کو چھونے والے صحابہؓ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے عظیم المرتبت وجود بھی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے روحانی وجسمانی غلبہ سے نوازا اور بڑی بڑی حکومتیں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے قدموں میں لا ڈالیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خلافت جیسی عظیم الشان نعمت بھی آپ کو عطا کی گئی۔ خلافت راشدہ کا دور [illegible] روحانی وجسمانی ترقیات کے حصول میں گزرا۔

الغرض زندہ رہنے والی قومیں اپنی آئندہ نسلوں کی اس رنگ میں تربیت کرتی ہیں کہ اگر ایک عالم دین رخصت ہوتا ہے تو کئی عالم دین اس کی جگہ لے لیتے ہیں۔ اگر ایک سائنسدان یا ڈاکٹر یا کوئی اور ماہر فن فوت ہوتا ہے تو کئی اس کے قائم مقام بننے کو تیار ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک جرنیل یا سردار یا لیڈر کے چلے جانے کے بعد ان میں کوئی خلا پیدا نہیں ہوتا بلکہ بقول شاعر۔

اِذَا سَيِّدٌ مِّنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ
قَئُوْلٌ لِّمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُوْلُ

یعنی جب بھی ان میں سے کوئی سردار رخصت ہوتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا سردار کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ بھی وہی کام کرتا ہے جو پہلوں نے کیے تھے۔

پس جب تک قائم مقام پیدا ہوتے چلے جائیں تو پھر قوم مرتی نہیں اور نہ ہی زوال پذیر ہوتی ہے بلکہ اس کا ہر آنے والا دن اور ہر آنے والا لمحہ پہلے سے زیادہ ترقیات لے کر آتا ہے اور قوم میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا کرتا ہے اس قومی زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے تربیتِ اولاد بہت ضروری امر ہے۔

لفظ "تربیت" کی لغوی تشریح

تربیتِ اولاد سے متعلق تحریر کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ لفظ تربیت کے لغوی معانی تحریر کیے جائیں۔

تربیت ربی یربی سے مشتق ہے۔

رب:- یہ لفظ عربی میں تین معنوں میں بولا جاتا ہے۔ (۱) مالک اور آقا (۲) مربی، پرورش کرنے والا (۳) فرمانروا، مدبر۔ منتظم۔ حاکم

چنانچہ کہا جاتا ہے۔ ربّہ ورباہ و ربّبہٗ یعنی درجہ بدرجہ تربیت کی پرورش کی نشوونما دی۔

(زیر لفظ رب اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۰ ص ۱۶۸)

تربیت کے سلسلہ میں دو اہم امور

تربیت کے لیے دو قسم کے امور قابلِ ذکر ہیں

۱- اپنی تربیت ۲- بچوں کی تربیت

جب تک ان ہر دو کی تربیت نہ ہو صحیح طور پر قوم کی تربیت نہیں ہو سکتی۔ اگر اپنی تربیت نہ ہو تو بچوں کی تربیت ہو ہی نہیں سکتی اس لیے بچوں کی تربیت کے لیے سب سے پہلے یہ امر ضروری ہے کہ اپنی اصلاح کی جائے اور پھر بچوں کی اصلاح کی جائے اور اگر خود نیک ہوں مگر بچوں کی اصلاح کی فکر نہ کی جائے تو پھر اگلی نسل میں ہی قوم بگڑ جائے گی۔ پس تربیتِ قوم کے لیے یہ دونوں عوامل لازم وملزوم ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو بھی آگ سے بچاؤ۔

توحید کا درس تربیت کی بنیادی اینٹ

خدا تعالیٰ نے دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے۔ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا اولین مقصد توحید کا قیام تھا۔ جیسے کہ فرمایا:-

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

(اعراف آیت: ۱۷۳ تا ۱۷۴)

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں میں سے ان کی اولاد کو لیا اور ان کو اپنی جانوں پر گواہ ٹھہرایا اور پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ ہاں ہم (اس بات کی) گواہی دیتے ہیں (ہم نے یہ اس لیے کہا) کہ ایسا نہ ہو) تم قیامت کے دن کہدو کہ ہم تو اس (تعلیم) سے بالکل ناواقف تھے۔ یا یہ کہدو کہ (ہمارے زمانہ سے) پہلے صرف ہمارے باپ دادوں نے شرک کیا تھا اور ہم ان کے بعد ایک کمزور نسل تھے کیا تو ہم کو ان لوگوں کے فعل کے بدلہ میں ہلاک کرے گا جو جھوٹے تھے۔

فرمایا:-

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ (الشوریٰ آیت ۱۴)

اس (اللہ) نے تجھ کو (اصولی طور پر) وہی دین دیا ہے جس کی تاکید اس نے نوح کو کی تھی۔ اور جو ہم نے اب تجھ پر (قرآن کے ذریعہ سے) اتارا ہے اور جس کی تاکید ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی۔ اور وہ یہ تھا کہ (اللہ کی) اطاعت کو دنیا میں قائم کرو۔ اور اس (دین) کے بارہ میں اختلاف کبھی نہ کیا کرو۔ مشرکوں پر وہ (تعلیم بڑی) گراں گزرتی ہے۔ جس کی طرف تو ان کو بلاتا ہے۔ حالانکہ اللہ کی نظر میں جو پسندیدہ ہوتا ہے وہ اسے (اس دین) کے لیے چن لیتا ہے۔ اور یہ تعلیم اس کو ملتی ہے جو خدا کی طرف ہمیشہ جھکا رہتا ہے۔

مذکورہ بالا آیات قرآنیہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس سارے روحانی اور جسمانی نظام کا قیام ہی توحید پر ہے۔ لہٰذا تربیتِ اولاد کے لیے بھی توحید بنیادی اینٹ قرار پاتی ہے۔

والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ابتدا سے ہی یہ بات ذہن نشین کرا دیں کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام (جنہیں خدا نے حکمت عطا فرمائی تھی) نے اپنے بیٹے کو تربیت کے سلسلہ میں جو نصیحتیں فرمائیں ان میں سب سے پہلے فرمایا:-

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

(سورۃ لقمان آیت ۱۴)

اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے اللہ کا شریک کسی کو مت قرار دے۔ شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔

بچوں میں توحید راسخ کرنے کے لیے ابتدائی طور پر یہ ضروری ہے انہیں یہ بتایا جائے کہ جو کچھ انہیں ملتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اگر بچوں کو کوئی چیز دیجائے۔ کھانے سے تعلق رکھتی ہو یا کھیلنے سے تو انہیں یہ بتائیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پھر قرآنی تعلیم کے مطابق ان کا امتحان بھی لینا چاہیئے۔ یعنی کوئی چیز دے کر ان سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ یہ چیز تمہیں کہاں سے ملی ہے۔

تربیت کے اسی طریق سے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۭ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(سورۃ آل عمران آیت ۳۸)

تب اس کے رب نے اسے بہت اچھی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبول کیا اور اسے عمدہ طور پر بڑھایا اور زکریا اس کا مربی بنا۔ جب کبھی بھی زکریا گھر کے بہترین حصہ میں اس کے پاس جاتا (تو) اس کے پاس کوئی نہ کوئی کھانا پاتا۔ چنانچہ ایک دفعہ ایسا دیکھ کر اس نے کہا کہ اے مریم یہ تیرے لیے کہاں سے آیا ہے۔ اس نے کہا اللہ کی جانب سے۔ اللہ جسے چاہتا ہے یقیناً بے حساب دیتا ہے۔

تربیتِ اولاد اور نماز باجماعت کا قیام

خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

کہ میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

عبادت کیا ہے

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ:۔

"الصلوٰۃ مخ العبادۃ"

کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ تو جس مقصد کے لیے خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اسے پورا کرنا اولین فرض ہے۔ لہٰذا تربیت اولاد میں "توحید کے قیام" کے بعد نماز اوّلیت رکھتی ہے۔ نیز اس لیے بھی نماز باجماعت کی اہمیت ہے کہ۔

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔

کہ نماز بُرے کاموں سے، بے حیائیوں سے روکتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بچوں کو کس عمر سے نماز باجماعت کی عادت ڈالنا چاہیے چنانچہ اس کا جواب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی زبانی سنیئے آپؐ فرماتے ہیں۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع۔

(ابوداؤد باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ)

حضرت عمر بن شعیب اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو۔ اور اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دو۔

تربیت کا وقت:۔

تربیت کا اصل وقت بچپن کا زمانہ ہے۔ اسی لیے سرورِ کونین فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کانوں میں توحید کا اعلان کیا جائے۔ اس ارشاد میں دراصل والدین کو توجہ دلائی گئی ہے کہ بچے کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔

ہر بچہ فطرتِ صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے۔

"مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ"

کہ ہر بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے مگر اس کے والدین اسے یہودی۔ عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

اس حدیث سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو والدین اسے بپتسمہ دے کر عیسائی یا یہودی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ بچہ سب سے پہلے والدین سے ہی سیکھتا ہے۔ اور والدین اس کے سامنے جو عملی نمونہ پیش کرتے ہیں وہ اسی کی نقل کرتا ہے

پس تربیت کا اصل وقت وہی ہے جب کہ بچہ گیلی مٹی کی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح گیلی مٹی سے جو چیز چاہیں بنائی جا سکتی ہے اسی طرح بچے کی تربیت بھی جس طرح چاہیں کی جا سکتی ہے۔

یا پھر بچہ کی مثال خالی برتن کی سی ہے جس طرح خالی برتن میں ہر ایک چیز ڈالی جا سکتی ہے اسی طرح بچے کے ذہن میں بھی اچھی یا بری خصلت ڈالی جا سکتی ہے۔ ابتدائی سالوں میں سب سے زیادہ اثر والدہ کا ہوتا ہے گویا بچہ دودھ کے ساتھ ساتھ ماں کے اخلاق بھی پیتا ہے۔ اس لیے تربیت اولاد کے لیے سب سے پہلے شادی کے وہ اصول مدنظر رکھنے ہوں گے جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں بتائے آپؐ فرماتے ہیں:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ۔

(بخاری کتاب النکاح باب فی الاکفاء فی الدین)

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہو سکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دین داری کی وجہ سے لیکن تو دین دار عورت کو ترجیح دے۔ اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دین دار عورت حاصل ہو۔

ایک اہم ذمہ داری اطاعتِ والدین

والدین کی اطاعت کے بغیر ایک بچہ ہرگز صحیح تربیت حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ والدین کی نافرمانی تو بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک ہے سورۃ لقمان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اشکر لی والوالدیک

اس میں خدا تعالیٰ نے اپنے شکر کے ساتھ والدین کے شکر کو اکٹھا کر دیا ہے والدین کی محبت بچوں سے اور بچوں کی والدین سے محبت طبعی ہے۔ والدین اپنے بچوں کی خدمت محض طبعی جوش سے کرتے ہیں نہ کہ کسی صلہ کی امید سے۔ اس لیے بچوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کی اطاعت کریں! اور انہیں اف تک نہ کہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ۝

(آیت ۲۴ سورہ بنی اسرائیل)

تیرے رب نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے، تو انہیں (ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے (ہمیشہ) نرمی سے بات کر۔

وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔

(بنی اسرائیل آیت: ۲۵)

اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لیے دعا کرتے ہوئے ہر وقت کہا کر (کہا کر) میرے رب ان پر مہربانی فرما۔ کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

عملی نمونہ

انسان زندگی کے تمام شعبوں میں عملی نمونہ کا محتاج ہے اصلاح نفس ہو یا اصلاح معاشرہ۔ عملی نمونہ کے بغیر ممکن نہیں۔ جب تک قول اور فعل برابر نہ ہوں۔ اس وقت تک کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی لاکھ کسی کو اچھی بات کی نصیحت کی جائے جب تک وہ اچھائی خود اس میں پائی نہ جاتی ہو وہ بے فائدہ ہے۔ قول اور فعل میں تضاد رکھنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم فرماتا ہے:۔

"لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔

کہ تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت بڑی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم خود نہیں کرتے۔

خدا تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دیا اور فرمایا:۔

"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی شریعت کے نفاذ کے لیے تشریف لائے۔ آپؐ سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر اس پر عامل ہوئے حضرت عائشہؓ سے جب آپؐ کے اخلاق کے بارہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:۔

"کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ"

کہ آپؐ تو قرآن کریم کی عملی تصویر تھے۔ آپؐ کے اخلاق دیکھنے ہوں تو قرآن کریم کو دیکھو۔

تربیت اولاد کے سلسلہ میں عملی نمونہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اور جب تک والدین دینی تعلیمات اور اخلاق حسنہ کا مظہر نہ بنیں اس وقت تک اولاد کی تربیت مکمل نہیں ہو سکتی۔

مقابلہ مضمون نویسی
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

شعبہ تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے پہلی سہ ماہی میں مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت بلال رضؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال اس مقابلہ میں حصہ لیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء
(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دنیا میں ایک نئی دنیا

مکرم رشید الدین خان صاحب

انسان کی پیدائش کی غرض و غایت قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔

کہ میں نے انسانوں اور جنوں کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں۔

گویا کہ خدا تعالےٰ کی عبادت ہی انسانی زندگی کا اصل مقصود و مدعا ٹھہرا اور اس عبادت کی انتہا یہ ہے کہ انسان خدا کو پالے یا اسی دنیا میں اپنی روحانی بصیرت سے دیکھ لے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب عبادت اپنے کمال کو پہنچ جائے اور کَاَنَّکَ تَرَاہُ کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

خدا کو اسی دنیا میں دیکھنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں دعا سکھائی ہے کہ:۔

"اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۲۱)

جی ہاں! یہ وہی نئی دنیا ہے جس کے متعلق حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

"صحابہؓ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی کہ جب فارغ ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے کہ وہ آکر السلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہو کر وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پہنچا پھر جب وہاں سے واپس آیا تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر آن ملا۔ لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہو سکتی۔ جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو۔ چھلکوں سے کیا ہاتھ آسکتا ہے۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں۔ حال ہونا چاہیئے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

جو خدا تعالےٰ کو مضطرب ہو کر پکارتے ہیں خدا ان کی پکاروں کو سنتا اور ان کو جواب بھی دیتا ہے۔ اور ان کے لئے خوارق عادت عجائب کام دکھلاتا ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

"اس خدا کی طرف ایک ایسا خارق عادت رجوع کرتے ہیں اور ایک ایسے اقبال علی اللہ کی ان میں حالت پیدا ہو جاتی ہے جو خدا تعالےٰ کی فوق العادت رحمت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ساتھ ہی ذرہ ذرہ اس عالم کا کھنچا چلا آتا ہے اور ان کی عاشقانہ حرارت کی گرمی آسمان پر جمع ہوتی اور بادلوں کی طرح فرشتوں کو بھی اپنا چہرہ دکھا دیتی ہے اور ان کی دردیں جو رعد کی خاصیت اپنے اندر رکھتی ہیں ایک سخت شور ملاء اعلیٰ میں ڈال دیتی ہیں۔ تب خدا تعالےٰ کی قدرت سے وہ بادل پیدا ہو جاتے ہیں جن سے رحمت الٰہی کا وہ مینہ برستا ہے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۲، ۶۳)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے۔ جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے ..... تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ..... اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بےخود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ ..... اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور باقی سب ہیچ ہے ..... اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائے گا اس دودھ کے لئے تم بچے کی طرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان سے خود بخود اترنے لگے۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۱ تا ۳۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور قصہ کے ..... تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا۔ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں۔ وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں۔ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلاہٹ ہے۔ کہ دودھ کو کھینچ لاتی ہے تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالےٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں۔ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو نافہم اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچہ کی جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۹)

حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ منادی بھی کی کہ:۔

"میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ سمیع ہے اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے کیونکہ میں خدا سے ایسے کاموں کے متعلق دعا مانگتا ہوں جو ظاہر میں بالکل انہونے نظر آتے ہیں مگر خدا میری دعا سے ان کاموں کو پورا کر دیتا ہے۔ آؤ! اور اس کا امتحان کر لو ..... پھر میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ مالک ہے کیونکہ مخلوقات میں سے کوئی چیز اس کی حکم عدولی نہیں کر سکتی اور وہ جس چیز پر جو تصرف بھی کرنا چاہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرسکتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں :-

"بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں (خدا فرماتا ہے) پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے وہ شخص تو تمہاری آواز سن کر تم کو جواب دے گا مگر جب وہ دور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دوری دور ہوتی جائے گی تو تم ضرور آواز کو سنو گے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۷۶)

خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے روزہ اور نماز ایک وسیلہ ہیں روزے کا اجر حدیث کے مطابق خدا تعالیٰ کی خود اپنی ذات کا مل جانا ہے اور روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں اور نماز کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ :-

"جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کردی وہ کیا پہنچے گا۔"

(ملفوظات پنجم صفحہ ۲۵۵)

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ :-

"دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے۔ ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کردیا ہوتا ہے۔ نماز میں کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ عرض کرتا ہے التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی عرض کو اچھی طرح سنتا ہے پھر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ جو سننا تھا وہ بولتا ہے اور گذارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نمازی کا یہی حال ہے۔ خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے ہرگز نہیں۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۲۵)

"پس نماز بہت اچھی طرح پڑھو کھڑے ہو تو اس طریق سے کہ تمہاری صورت بتادے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۴۵)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(التوبہ آیت ۱۰۰)

یعنی وہ مہاجر و انصار جنہوں نے ایمان اور اطاعت میں سبقت اور پہل کی اور وہ لوگ جنہوں نے احسن طریق سے ان کی پیروی کی۔ سو اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ اس نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جو نہروں سے شاداب ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

الغرض رضائے الٰہی کے انعام سے مشرف ہونے کے لئے ابتلاؤں کا آنا اور بندوں کا ان میں پورا اترنا ضروری ہے۔ ابتلاؤں میں پورا اترے بغیر اللہ کی رضا جسے خدا تعالیٰ نے بہت بڑا انعام قرار دیا ہے نہیں ملا کرتی۔

سویابین

ایک مفید غذا

(مکرم عمدان راشد صاحب ربوہ)

سویابین ایک نہایت مفید اور سستی غذا ہی نہیں بلکہ دوا بھی ہے۔ کیونکہ اس میں پروٹین معدنیات وٹامن سی، وغیرہ موجود ہیں۔ جو کہ ہم گوشت، پنیر، کلیجی اور انڈے کے استعمال سے حاصل کرسکتے ہیں۔ مگر موجودہ مہنگائی کی وجہ سے ایک کنبہ سب لوگوں کو روزانہ اس قدر مہنگی اشیاء مہیا نہیں کرسکتا۔ چنانچہ سویابین کی دال یا تیل کے استعمال سے ہم لوگ تمام مفید اشیاء کو حاصل کرسکتے ہیں علاوہ اس کے سویابین میں تین بے حد مفید ایسڈز بھی پائے جاتے ہیں۔ جن میں وٹامن "ای" بھی موجود ہے یہ ایسڈز جسم میں پہنچ کر خون میں سے فالتو کولسٹرول کو جلا دیتے ہیں۔ نیز جب دل کے خون میں روک بننے پر دل کا دورہ پڑتا ہے تو یہ ایسڈز اور وٹامن "ای" خون میں روک بننے سے بچاتا ہے چنانچہ روزانہ دو چمچ سویابین آئل یا نصف پیالی سویابین کھانا دل کے دورہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ معدہ کے السر کے لیے روزانہ ۵۰ گرام پروٹین ہر غذا میں کھانا ضروری ہوا کرتا ہے۔ ڈاکٹر اس کی بھی نصیحت کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے مریضوں کو پہلے چند دن میں دودھ اور انڈے کھلا کر یہ کمی پوری کی جاتی ہے مگر اس کے بعد نصف پیالی سویابین۔ گویا سویابین ایک پیالی دودھ اور آٹھ انڈوں سے بہتر ثابت ہوئی ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لیے وٹامن "ای" بے حد مفید پائی گئی ہے چنانچہ سویابین کی دال جس میں وٹامن "ای" تو موجود ہے مگر نشاستہ نہیں ہے بے حد فائدہ مند ہے کیونکہ یہ خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو کنٹرول کرے گی۔ پتہ کی پتھری بھی عموماً پتے میں سخت قسم کے کولسٹرول جمع ہو جانے سے بنتی ہیں۔ چنانچہ سویابین میں ملنے والے اجزاء چونکہ کولسٹرول کا خاتمہ کردیتے ہیں۔ اس لیے وٹامن "ای" کی بڑی مقدار کے ساتھ ساتھ سویابین کھلانا ان پتھریوں کو بغیر اپریشن کے چند ماہ میں ختم کردیتی ہیں کارنز یونیورسٹی کے ماہر غذا ڈاکٹر کلائیو کیلے نے پروٹین سے بھرپور ڈبل روٹی کے لیے ایک نیا نسخہ وضع کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سویابین کا آٹا گندم کا آٹا۔ کریم نکلا دودھ اور خمیر کو گوندھ کر ڈبل روٹی پکائی جائے تو بہترین قسم کی پروٹین سے بھرپور روٹی حاصل ہوگی یہ ہی نسخہ روسی بیکریوں میں استعمال ہو رہا ہے۔ مختلف اقسام کے چیلی لبوب اور کھانے بھی سویابین اور اس کے آٹے سے بنتے ہیں۔ ایک پیالی سویابین کی دال کو تین پیالے پانی میں بھگو دیں صبح انہیں کھائیں بالکل باداموں کا مزہ دے گا۔ مشہور پہلوان انوکی اپنے ناشتے میں "سویابین کھاتا ہے اس سے سویابین میں وٹامن "اے" کی مقدار دوگنی ہو جاتی ہے اس میں نہ صرف پروٹین پائی جاتی ہے بلکہ وٹامن اے، ای اور مفید معدنیات بھی موجود ہیں۔ دماغی اور جسمانی صحت کے لیے سویابین ایک نعمت سے کم نہیں جسمانی صحت کے علاوہ چہرے کی خوبصورتی کا ضامن بھی ہے بالوں کی بھی نشوونما کرے گا۔ آنکھوں کی بینائی میں بھی اضافہ ہوگا

قرارداد تعزیت

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ محترم جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب جو کہ ہمارے مربی بھائی محترم مجید احمد صاحب سیالکوٹی کے والد ماجد تھے کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

مرحوم صرف ایک آدھ روز بخار میں مبتلا رہے اور ۲۱ اکتوبر کو اپنے گاؤں میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ دوسرے روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم کی عمر وفات کے وقت قریباً اسّی سال تھی۔ نہایت درجہ متقی پرہیزگار اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری سابقون میں شامل تھے۔ اور ان کے نمائندے تھے۔ اصلاح و ارشاد کا بے حد شوق تھا ان کے علاقہ کے بہت سے لوگ ان کی وساطت سے احمدیت میں شامل ہوئے مرحوم نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں جو سب کے سب اپنی اپنی جگہ برسر روزگار اور خوشحال ہیں۔ مرحوم کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی ہیں۔ پہلے افریقہ میں اور پھر یہاں آنے سے قبل اسلام آباد میں بھی کام کر چکے ہیں اور آجکل انگلستان میں خدمات سلسلہ انجام دے رہے ہیں۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین ثم آمین

(ممبران مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ)

درخواستہائے دعا

✒ مکرم چوہدری فیاض احمد صاحب آف کراچی کو آجکل اپنے کاروبار میں سخت مشکل درپیش ہے احباب کرام دعا کریں کہ مولا کریم مشکل کشا خدا اپنے فضل سے تمام پریشانیاں دور کردے اور کاروبار میں برکت دے آمین۔

(عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ کراچی)

✒ میرے دوست مکرم جاوید احمد صدیقی صاحب ڈیڑھ سال قبل ٹریفک کے ایک حادثے میں زخمی ہوگئے تھے علاج کی غرض سے لندن میں مقیم ہیں عنقریب ان کے پاؤں کا اپریشن ہوگا۔ موصوف کی صحتیابی کے لیے افراد خاندان حضرت مسیح موعود سے خصوصاً اور احباب جماعت احمدیہ سے عموماً خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

(سعید احمد جٹ شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین)

✒ خاکسار کے بھتیجے عزیزم منور احمد صاحب ابن محمد عالم صاحب میرپور آزاد کشمیر بجلی کا شدید قسم کا شارٹ لگنے سے علیل ہیں اور میرپور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے ایک بھائی کی چند ماہ قبل بجلی کے ایک حادثے میں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے

(محمد عبداللہ خاں راجوروی کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

✒ مکرم حکیم میاں احمد الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ سیدوالہ کی آنکھ کے اپریشن پر جن احباب نے دعائیہ خطوط لکھے ان سب کا شکریہ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ بفضل خدا اب ان کی صحت ٹھیک ہے مزید دعاؤں کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد سبکر ٹری مال سیدوالہ ضلع شیخوپورہ)

✒ میرے ماموں شیخ مظفر احمد صاحب ابن شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ساکن بورے والا ٹریفک کے ایک ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے ہیں پی ایم شفا میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے

(شیخ وحید احمد گولارچی۔ ضلع بدین)

✒ خاکسار کی اہلیہ منیر اختر کا ایڈی ولنگڈن ہسپتال میں بڑا اپریشن ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتویں بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ اہلیہ کی حالت ابھی کافی خراب ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے اہلیہ محترمہ کی صحتیابی کے لیے دردِ دل سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ (محمد جمیل کھوکھر پیر کوٹ دارالنصر غربی ربوہ)

تقریبِ نکاح و رخصتانہ

عزیزہ یاسمین اختر صاحبہ بنت عبدالحمید صاحب آف سانگلہ ہل کا نکاح ۹ نومبر ۱۹۸۴ء کو عزیزم اختر محمود خالد ابن چوہدری مہرالدین صاحب مرحوم آف نارنگ کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سانگلہ ہل میں مکرم عبدالحمید صاحب کے گھر پر پڑھا۔ اعلان نکاح اور دعا کے بعد اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

۱۰ نومبر کو مکرم اختر محمود صاحب خالد نے نارنگ میں اپنے مکان واقعہ رفیق آباد میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوتِ ولیمہ میں کثیر تعداد میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین!

(رانا محمد اسلم آف نارنگ صدر جماعت احمدیہ نارنگ)

ولادت

عزیزم عبدالرؤف یوسف صاحب ابن برادرم محمد یوسف خان صاحب آف اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ ستمبر ۱۹۸۴ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔

بیٹی کا نام فاخرہ یوسف تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بچی مکرم جناب محمد یاسین خان صاحب مرحوم آف فیروزپور چھاؤنی کی پڑپوتی اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب دارالصدر ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرۃ العین بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور احمدیت کی خادمہ بنائے۔ آمین!

(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مستقبل کا خیال رکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"خطبۂ نکاح میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان کا بھی حصل یہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے اللہ تعالیٰ ایک آیت میں فرماتا ہے۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ یعنی نفس کو دیکھ لینا چاہیئے کہ کل کے لئے اس نے کیا سامان کیا ہے۔ ہماری جماعت کو صرف آج ہی ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں جو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ..... کی دی ہوئی مقدس امانت کو اٹھائیں اور دوسروں تک پہنچائیں بلکہ آج سے زیادہ ضرورت کل کے لئے ہے۔ کل کے لئے ایسی روحیں ہونی چاہئیں جو اس امانت کو اپنے اندر محفوظ رکھکر ایک پاکیزہ زندگی کے ثمرات پیدا کریں۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان ضرورت ہے کہ اس کو پورا کرنے کے لئے سارے آج کو کل کے لئے قربان کر دینا چاہیئے چاہیئے کہ ہر ایک احمدی ماں باپ کو اس کی فکر ایسی دامنگیر ہو جو سب فکروں اور دھندوں کو بھلا دے۔"

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۷۲، ۷۳)

شرعی احکام دربارہ نکاح

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"چونکہ نکاح کا معاملہ نہایت اہم ہے اس لئے اس کے متعلق شریعت کے احکام کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ خدا تعالیٰ اچھے اور نیک نتائج پیدا کرے اور مشکلات۔ مصائب اور بُرے نتائج سے بچائے اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کے لئے دعائیں کیں اور جو آیات اس موقع کے لئے تجویز کیں۔ ان میں بھی خدا تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ (الاحزاب) اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت کرو۔ اب جو لوگ خدا اور رسولؐ کے احکام کی اطاعت سے نکل کر طرح طرح کی رسوم میں پھنس گئے ہیں۔ وہ کس قدر بُرا نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔ بیاہ شادیوں میں اس قدر فضول خرچی کرتے ہیں کہ نہ صرف خود بلکہ جن کی شادی کی جاتی ہے وہ تمام عمر کے لئے قرض کے نیچے دب جاتے ہیں۔ اور اکثر لڑکے لڑکی میں نااتفاقی ہوتی ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس معاملہ میں خاص طور پر احکام شرعی کی پابندی کرے کہ ان کی شادیاں اعلیٰ اور اچھے نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوں اور وہ قباحتیں جن سے دوسرے لوگوں کو تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں ان سے بچیں۔"

(خطبات محمود جلد سوئم صفحہ ۶۶)

(مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

امراء کرام و صدر صاحبان

تحریک جدید کے سال ۲۰۔ ۴۱۔ ۵۱ کا اعلان ہو چکا ہے۔ براہ کرم جلد از جلد وعدہ جات لے کر ارسال کریں۔ اگر مطبوعہ فارم نہیں ملے تو سادہ کاغذ پر ہی وعدہ جات بھجوا دیں۔ مگر دفاتر اول۔ دوم۔ سوم کی تخصیص کرنا نہ بھولیں۔

(وکیل المال اوّل)

قائدین مجالس و ناظمین اطفال:۔ ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر عشر وصولی وقف جدید دفتر اطفال منعقد کریں

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ ناروے کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ ناروے کا سالانہ اجتماع مورخہ ۴ راگست ۱۹۸۴ء کو ابیت النور اوسلو میں منعقد ہوا۔ محترم کمال یوسف صاحب کا افتتاحی خطاب مردانہ حصہ سے سنا گیا۔ ۱۰ بجے لجنہ اماء اللہ نے اپنی کارروائی کا آغاز کیا۔ مہمان خصوصی محترمہ منیرہ یوسف صاحبہ تھیں۔ تلاوت کلام پاک محترمہ صفیہ رشید صاحبہ نے کی جس کے بعد محترمہ قدسیہ ناصر کی اقتداء میں عہد دہرایا گیا۔ نامرات میں سے عزیزہ یاسمین بشارت صاحبہ نے قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں تلاوت کلام پاک و تقاریر کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ مقابلہ تلاوت کے لیے سورۃ اعلیٰ کی ابتدائی آٹھ آیات رکھی گئی تھیں۔ تقاریر کے لیے مندرجہ ذیل عنوانات منتخب کیے گئے تھے۔

۱۔ ابن آدم کی پیدائش کی غرض (۲) دعا کی اہمیت (۳) قوم کی تعمیر میں عورت کا کردار

منصفین کے فرائض محترمہ صفیہ رشید صاحبہ اور مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ نے سرانجام دیئے۔ دوران پروگرام صدر لجنہ ناروے محترمہ عفت باسط صاحبہ تشریف لاچکی تھیں جو کہ لنڈن کے اجتماع میں شرکت کے لیے گئی ہوئی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت بیدہ کریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا محبت بھرا پیغام پڑھ کر سنایا۔

دوپہر ۱۲ بجے کھانے کا وقفہ ہوا۔ سب بہنیں گھروں سے کھانا لے کر آئی تھیں جو سب نے مل جل کر کھایا۔ اسکے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ ساڑھے تین بجے اجتماع کے دوسرے اجلاس کا آغاز بشریٰ ظہیر نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ محترمہ صفیہ رشید صاحبہ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا شیریں منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہٗ تمام ممبرات دینی معلومات سے متعلق پرچہ کی صورت میں امتحان لیا گیا۔ بشریٰ ظہیر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ ناروے کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر فی البدیہہ تقریر۔ نائنس اور بیت بازی کے مقابلہ جات ہوئے۔ ممبرات کی دلچسپی کے لیے میوزیکل چیئرز کے مقابلہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔

شام ۷ بجے محترم کمال یوسف صاحب کی موجودگی میں صدر لجنہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ کل بیس ممبرات نے انتخاب میں حصہ لیا۔ آخر میں محترمہ عفت باسط صاحبہ نے مقابلہ جات کے نتائج کا اعلان کیا اور محترمہ منیرہ یوسف صاحبہ نے انعامات تقسیم کیے۔ کارروائی کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ شام کا کھانا مشن کی جانب سے پیش کیا گیا۔

(سیکرٹری لجنات بیرون)

عشرہ وصولی وقف جدید ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر ۸۴ء

امراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان مال، وقف جدید، ذیلی تنظیموں (لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ) کے عہدیداروں سے ضروری گزارش

وقف جدید کے سال رواں کے ختم ہونے میں نہایت قلیل عرصہ باقی ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وقف جدید کے چندوں کی وصولی کے لئے ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر ۱۹۸۴ء عشرہ وصولی وقف جدید منایا جائے۔ اس عشرہ میں درج ذیل امور کو خاص طور پر پیش نظر رکھا جائے۔

(۱) ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے ہیں مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کی جائے۔

(۲) ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

(۳) تمام بچے اور بچیاں وقف جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں جن کے بچوں کو خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ یکصد روپے یا اس سے زائد ادا کر کے "ننھے مجاہدین" اور "ننھی مجاہدات" کی صفوں میں شمولیت فرمائیں۔

(۴) یہ تسلی کر لی جائے کہ ہر جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے۔ مرد اور عورتیں تمام کے تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔

(۵) وقف جدید کا ایک اہم کام نگر پارکر میں تعلیم و تربیت کا ہے اس مد کا نام امداد و مراکز (نگر پارکر) ہے احباب اس مد میں بھی حسب توفیق ضرور شمولیت فرمائیں۔

(۶) کوشش فرمائیں کہ آپ کی جماعت وقف جدید کی ہر مد میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ قربانی کرے۔

آخری گزارش یہ ہے کہ احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کا مالی سال برکتوں اور رحمتوں سے اختتام پذیر فرمائے۔ اور اس مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(ناظم مال۔ وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

ضرورت اوورسیئرز

ادارہ تعمیر مرکزی ربوہ میں ۲ اوورسیئرز کی فوری ضرورت ہے کوالیفائڈ ہوں۔ تعمیر عمارات کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ تمام کوائف و سند خاکسار کو ملیں۔

(افتخار علی قریشی، نگران ٹیکنیکی، ادارہ تعمیر مرکزی دکانات مال ثالث تحریک جدید۔ ربوہ)

- شکریہ احباب -

خاکسار کی بڑی لڑکی سلمیٰ سیدا تی اہلیہ لادین بٹ آگ سے جھلس جانے کی وجہ سے بغرض علاج میو ہسپتال میں داخل کے دوران اور پھر اس کے انتقال پر جن احباب اور دوستوں نے ازراہ لطف و کرم تعزیت اور اظہار ہمدردی فرمائی اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے خاکسار کے قلم میں طاقت نہیں۔

محترم کو خون مہیا کرنے کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کے نائب امیر چوہدری فتح محمد صاحب ڈاکٹر منصور احمد سرور سپتال، خدام الاحمدیہ کے عہدیداران نے جس خلوص سے تعاون فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنی درگاہ سے اجر عظیم عطا فرمائے گا ان احمدی نوجوانوں کا بھی شکریہ جنہوں نے برادرانہ شفقت کے تحت اپنی ایک بیمار بہن کو کمیاب خون گروپ "او منفی" کا خون دیا۔ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا ہے کہ مولا کریم تمام احباب کو صحت و عافیت سے رکھے اور ان نیک کاموں کا بے حساب اجر عطا فرمائے آمین۔

(سید ادریس احمد عاجز کرمانی)

زرخیز زرعی اراضی خریدنے کا

نادر موقع

رقبہ ۲½ مربعہ لب سڑک پختہ بمقام غازی گھاٹ ضلع مظفر گڑھ انڈس ہائی وے سے چند گز کے فاصلے پر قابل فروخت ہے

نہری پانی ذاتی ٹیوب ویل وغیرہ کی سہولت کے علاوہ رہائشی مکان پھلدار درختان وغیرہ بھی موجود ہیں۔ تفصیلی معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مولوی عبدالرحمٰن مبشر رحمانیہ منزل

بلاک جی۔ ڈیرہ غازی خان

لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

لطیف موٹرز

۲۴۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

میاں عبداللطیف

فون گھر * فون دفتر

55944 / 330693

الفضل دنیا بھر میں پڑھا جاتا ہے اور اس طرح آپ کے اشتہارات کی بھرپور اشاعت ہوتی ہے۔